سوال

(136) لفظ مولانا کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مولوی صاحب نے سورۃ بقرۃ کی آخری آیت پڑھی :

أَنتَ مَوۡلَانَا فَانصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ ...**٢٨٦** البقرة

اور استدلال کیا کہ مولانا کہلوانا جائز نہیں ہے کیا یہ صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سورۃ مسئولہ میں مولانا کہلوانا جائز نہیں بلکہ جائز ہے ۔ باقی آیت کا مذکورہ سے مستعمل کا استدلال لینا درست نہیں کیونکہ مولانا کا لفظ مشترکہ لفظ ہے جس کے بہت سے معنی ہیں لہذا یہ لفظ بہت سے معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔

((وفی النہایۃ المولی یقع علی جماعۃ کثیرۃ کالرب والمالک' والسید والمنعم والمعتق والناصر' والمحب والتابع والجار وابن العم والحلیف والمقتید والمھر والعبد والمنعم علیہ))

اس کا مطلب ہے کہ یہ لفظ ایک ہی ہے جو سید اور عبد پر استعمال کیا جاتا ہے ۔

اس لفظ کو غیر اللہ کے لیے استعمال کیا گیا ہے :

((عن زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ)) سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم الحدیث : ۳۷۱۳۔

دیکھیں ایک ہی لفظ دونوں اشخاص پر ایک ہی وقت میں اور ایک ہی معنی میں استعمال کیا گیا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اس لفظ کو اللہ کے علاوہ غیر اللہ پر استعمال فرمایا ہے اس لیے معلوم ہوا کہ مولانا کا لفظ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے بھی استعمال کرنا جائز ہے ، اگر ناجائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کیسے غیر اللہ کے لیے استعمال فرماتے ، اسی طرح ایک اور حدیث میں بھی جو صحیح بخاری کی حدیث ہے مزید دلیل کے طور پر پیش کی جاتی ہے :

((عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لایقل أحدکم أطعم ربک وضی ربک ولیقل سیدی مولای)) **صحیح البخاری کتاب العتق ' : رقم الحدیث : ۲۵۵۲.**

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 512

محدث فتویٰ